نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عـ۸ؔ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ معہ محصول ۲ؔ

نمبر ۳۳ جلد ۳

لودیانہ ۱۹- اگست سنہ ۱۸۷۵ع

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور ہیتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ

واضح ہو کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ہیتھ اُنکے قایم مقام ہو کر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنہیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لیے التماس کرتے ہیں۔

صاحبان ہل اور ہیتھ نے مدت سے اشیا کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہی اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیا کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب خرید کر بحفاظت تمام بند کر کے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت رہتی ہی پادری صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہی کہ جو صاحبان جدید جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُس کی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام عرض کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کر دیں۔

صاحبان ہل اور ہیتھ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور راکاٹ اور ویلور اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں۔

جو صاحب کچھ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نور افشاں سے دریافت کر سکتے ہیں۔

اطلاع

کارخانہ پہول صاحب لودیانہ میں جو سوڈا واٹر عمدہ قسم کا بنتا ہی نہایت ہی مفید ہی بدہضمی وغیرہ کو رفع دفع کرتا ہی اب اُس کا نرخ بھی ارزان ہو گیا ہی یعنے شیرین بجائے عـہ۲ؔ درجن کے عـہ۱ؔ اور پھیکا بجائے ۱۲ؔ کے ۱۲ؔ درجن ملتا ہی جس کسی کو لینا ہی محلہ مالی گنج سے منگالے

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بقیہ وزیر علی کی تیسری ملاقات

بختیار نے کہا اور باتوں کی نسبت تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ مجھکو اُنمیں تجربہ حاصل نہیں ہی الا مذہب کے باب میں جو کچھ آپ نے اسوقت فرمایا وہ سب عیسائی مذہب اور انگریزی خیالات کے برعکس معلوم دیتا ہی میں مدت تک پادریوں کی صحبت میں بیٹھا رہا ہوں اور اُنکے ذریعہ سے کئی ایک دیندار فرنگیوں سے جو لشکروں میں بھرتی ہیں اور نیز اُن سے جو ملکی اور مالی کاموں میں دخل رکھتے ہیں ملتا رہا مگر سب کی گفتگو کا مآل یہی دیکھا کہ اس ملک میں عیسوی مذہب جبراً کبھی نہیں پھیلایا جائے گا اور نہ کسی فریب سے اسکے رایج کرنے کا منشا ہی اگرچہ اُداد وغیرہ کے وسیلے سے لوگوں کو ظاہراً اقرار کرنے پر مجبور بھی کیا جاوے تاہم وہ سچے مسیحی نہیں بن سکتے اور نہ گاے اور خوک کا گوشت

ہندو اور مسلمانوں کے دلوں میں عیسائیت کی تاثیر پیدا کر سکتا ہی غرض یہہ خیال کہ عیسائی مذہب کی ترقی اور مذاہب والوں کو مکروہ اور ممنوع اشیا کھلانے پر منحصر ہی محض خام اور پوچ ہی بارہا میں نے پادریوں کو انجیل میں سے پڑھتے سنا کہ مذہب کچھ خوردنی اشیا سے وابستہ نہیں ہی بلکہ گناہ سے توبہ اور راستبازی کا چال چلن اسکا ضروری لازمہ ہی وہ لوگ مذہب کے دو خلاصے سمجھے ہوئے ہیں ایک عتیق جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت بنی اسرائیل کو سکھلایا گیا تھا اور دوسرا جدید جو مسیح کے حواریوں کے ذریعہ سے عیسائی جماعت میں مروج ہی اور ان دونوں خلاصوں سے وہ نتیجے نکالتے ہیں اول جسمانی جیسا طہارت بدنی ولباسی ختنہ اور داڑھی کا لحاظ قربانی اور نذر نیاز کا دینا اور ایک تیسرے شخص کو بطور توسل اپنا درمیانی مقرر کرکے اپنی دعائے حاجات خدا کی درگاہ میں پہونچانا وغیرہ دوم روحانی اور یہہ خیال بھی مسیح کے آنے سے کئی سو برس پیشتر نبیوں کی معرفت جتلایا گیا تھا چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی زبور میں برملا گایا کہ اے خدا تجھے ذبیحہ کے خون کی کچھ پرواہ نہیں تو تو دل کی شکستگی اور فروتنی چاہتا ہی غرض ذبح سے نفس کشی مراد ہی اور جانور کا ذبح کرنا گویا اپنے نفس سے بے پرواہ رہنا ہی اور یہی خلاصہ اور نبیوں کی تعلیمات کا ہی پر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے تو انہوں نے صاف صاف لوگوں سے بیان کیا کہ جو کچھ تم آگے سن چکے ہو اس کے روحانی معنے اب مجھ سے سمجھو ساری شریعت کا خلاصہ انہیں دو باتوں میں ہی کہ خدا کو دل و جان سے پیار کرو اور اپنے ہم جنس کی بھلائی اپنے برابر چاہو چنانچہ انجیل شریف میں

لکھا ہی کہ مسیح ایک دن برتن لیکے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھلانے لگے شاگردوں نے تعظیماً کہا یہہ کیا معنے ہیں کہ آپ ہمارے اوستاد ہو کر ہمارے پاؤں دھوتے ہیں حالانکہ یہہ ہمارا حق ہی کہ ہم آپ کے پاؤں دھوویں مسیح نے جواب میں کہا کہ جس طرح میں اوستاد ہو کے تمہارے پاؤں دھوتا ہوں اسی طرح تم کو مناسب ہی کہ تم آپسمیں ایک دوسرے کے ساتھ کیا کرو بلکہ جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ سب کی خدمت کیا کرے میں تمکو کہاں تک سناتا جاؤں عیسائی لوگ تو مسیح کی موت پر بھروسا رکھتے ہیں اور اسی طرح نفس کشی کرکے اپنا چال چلن اس کے مطابق بنانے میں کوشش کرتے ہیں مسیح کا خود یہہ قول ہی کہ جو شخص میری پیروی کرنا چاہتا ہی ضرور ہی کہ اپنی صلیب اوٹھا کے میرے پیچھے آوے۔ پس جب انکے اعتقاد کا یہہ حال ہی تو یہہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ ہڈیاں یا گوشت کھلا کے ہمارے مذہب بگاڑنے کے درپے ہوں یا زبردستی ہمارے عیسائی بنانے میں کوشش کرتے ہوں انکا علاوہ آمد تو اسبات پر دیکھا جاتا ہی کہ مذہب کی تبدیلی جب دلی اعتقاد کے ساتھ نہ ہو تو وہ بالکل بے معنے اور لغو ہی اور انگریزوں کی بات پوچھو تو یہہ صاف ظاہر ہی کہ وہ اپنا مذہب آپ چھپائے رکھتے ہیں کسی سے دل کھول کر ملتے نہیں بات چیت تک نہیں کرتے کسی کو اپنے یہاں دعوت نہیں کرتے اور نہ کسی کے ہاں کھلا کھلی کھانے پینے کے لئے جاتے ہیں گرجا گھر میں عبادت چپکے کرتے ہیں اور مذہبی گفتگو سے اکثر کنارہ کش رہتے ہیں اسپر پنڈت جی تو ننگا بنگا ہو کر منہہ تا کنارہ کیا مگر وزیر علی بولا کہ اگر انگریزوں کی نیت سب لوگوں کو عیسائی کرنے کی نہیں ہی تو پھر پادریوں کا

اس قدر جم غفیر ولایت سے منگوانے کی کیا ضرورت تھی مشن کے یہہ بیشمار مدرسے کیوں جاری کئے گئے اور بایں صرف کثیر مذہبی کتابیں چھپوا کر اور اُن کے جھگڑوں کے جھگڑے بار کرا کر میلوں مصاحبوں میں لئے پھرنے کی کیا حاجت - جہاں دس آدمی کسی تقریب سے اکٹھے دیکھو وہاں ہی پادریوں کی صورت بغل میں کتاب دبائے ہوئے موجود ہی اور خواہ تم بلاؤ نہ بلاؤ خود بخود بن بلائے ہماں کی طرح ایک راگ کہانی چھیڑ دیتے ہیں اور کتابیں جو یہہ مفت بانٹتے ہیں تو محض اسی نیت سے کہ اگر ہم لوگ آپ نہ بھی پڑھیں تو گھر کے اندر ہونے سے ضرور ہماری اولاد ہی پڑھیگی اور نہ سہی وہی کرسٹان بنیگی دیکھئے ان کافروں کو کیسی دور کی سوجھتی ہی کوئی قصبہ یا شہر ایسا نہیں جسمیں ان کا مدرسہ نہ ہو اور شب و روز نادان بچوں کو انجیل کی باتوں میں ایسا محو کر رکھتے ہیں کہ وہ بیچارے اپنے مذہب سے ذرا بھی آگاہ نہیں ہونے پاتے اور آخر لامذہب ہو کر ایسے گستاخ ہو جاتے ہیں کہ نہ پیر کے رہتے ہیں اور نہ پیغمبر کے نہ قرآن کا ادب کرتے ہیں اور نہ کلمہ کا نہ ماں باپ کی عزت اور نہ بڑے چھوٹے کا لحاظ اور انہیں کی الٹی پلٹی باتوں میں مستغرق رہکر آخر دین سے بے دین ہو جاتے ہیں بھلا کوئی شہر ہندوستان کا تم نے کرسٹانوں سے خالی بھی دیکھا ہی یہہ بھی شکر کرو کہ ابھی انگریز لوگ انکو منہہ نہیں لگاتے نہ ان سے ملتے جلتے اور نہ ان کو اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے ہیں ورنہ کتنے ہی آدمی کبھی کے ان کافروں کے ساتھہ کافر ہو گئے ہوتے - ہمارے گھروں میں تو یہہ بات مشہور ہو رہی ہی کہ پادریوں کے اسکولوں



میں اڑ کے بھیجا گویا اُن سے جیتے جی ہاتھ دھو بیٹھنا ہو - پنڈت جی سے بھی یہہ باتیں سن سنا کر ضبط نہو سکا اور آخر بولے کہ صاحب آج کل جو سماج اور منڈلیوں اور لکچروں کا رواج پھیلتا جاتا ہو یہہ سب کچھ انہیں پادریوں کا طفیل ہو بھلا ایسا آگے کبھی ہوا ہو کہ چھوٹے چھوٹے بچے جنکے منہہ پر ابھی داڑھی بھی نہیں آئی مذہبی گفتگو کرنے کے لئے ایک جگہہ جمع ہوتے ہوں اب وہ جنکو روٹی کھا کے ہاتھ تک دھونے کا شعور نہیں اپنے آپ میں برہم گیانی بن بیٹھے ہیں اپنے بڑوں کی دیویوں اور دیوتوں کو بدنام کرتے پھرتے ہیں کہ پتھر مٹی کو پوجنا داناؤں کا کام نہیں - ہماری قدیم الایام کی رسم کنیاؤں پر ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا لڑکی بالغ نہ ہوں اور ایک دوسرے کو پسند نہ کرلیں شادی نہونی چاہیے بھلا ہم لوگ عیسائیوں کے اس طریق کو کیا کریں کیونکر مان لیں ستی کی ریت تو بالکل بند ہی کردی اور اب بدھوا بیاہ کے قانون بنانے پر مستعد ہیں - اسی گفتگو میں رات بہت چلی گئی آخر بھٹیاری چلا کر بولی کہ میاں ہمارے تو سر بھی دکھنے لگ گئے وقت بیوقت ہوگیا اور تمھاری داستان ابھی ختم ہونے ہی نہیں پائی - جو کیسدار بیچارے کو محض تمھاری خاطر یہاں پر بٹھا رکھا ہو ورنہ وہ دروازہ بند کرکے کبھی کا چلا گیا ہوتا اور اگر وہ چلا جاتا تو پھر تم کیا کرتے خیر چارپائیں تو جیسی کیسی ہیں موجود ہوجائیں مگر کھانے کا بندوبست کیا ہوتا اب اور زیادہ سر دردی نکرو یہہ واہیات قصہ چھوڑ کر اپنے اپنے گھر جاؤ بیچارے مسافروں کو بھی دم بھر ارام لینے دو یہہ بات سنتے ہی پنڈت جی اور وزیر علی بھی سلام بندگی کرکے رخصت ہوئے راستے میں باہم دونوں کی چھیڑچھاڑ ہونی آئی کہ یہہ پنجابی آدمی تو عجب طرح کا نظر آیا نہ عیسائی معلوم ہوتا ہو اور نہ عیسائیوں کا چنداں طرفدار مگر اس کے دل میں انگریزوں کی نسبت کچھ بھی کچی بات ضرور سمائی ہوئی ہو کہ وہ نہایت درجہ راستباز راست گو اور راستی پسند ہوتے ہیں اور عیسائی مذہب بھی فی نفسہ بہت اچھا اور نیک ہو تعجب نہیں کہ پنجاب میں اسی خیال کے اور سیکڑوں آدمی موجود ہوں بہتر ہو کہ اس شخص کو کسی نہ کسی تدبیر سے پٹیالے جا کر منشی نصرت علی دہلوی سے ملا دیجے تاکہ اس کی ساری کار گذاری اور خط و کتابت جو وہ ہندوستان کے امرا اور علما کے ساتھ کر رہا ہو اور وہاں پر اسی غرض کے لئے میٹھا ہو غلط سمجھی جاوے تم تو جانتے ہو پنڈت جی کہ نصرت علی ہمیشہ اخباروں وغیرہ میں لکھتا رہتا ہو کہ پنجاب کے لوگ اس معاملہ میں پوربیوں اور ہندوستانیوں کے ساتھ متفق ہیں اور جس وقت کوئی اشارہ یا ابھار پاینگے اُسی وقت کمر باندہ مستعد ہوجاینگے مگر اس شخص کی گفتگو سے تو وہ بات بالکل بے بنیاد ٹھہرتی ہو - باقی آیندہ

قران کی تعلیم پر اعتراض

اول قرآن میں صاف صاف طریقہ نجات پانے کا نہیں ہو - سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ دین سے مقصود ہو کہ اُس سے نجات حاصل ہو اور وہ کتاب جو خدا تعالی کی طرف سے ہمارے لئے نازل ہوئی ضرور ہو کہ وہ ہمارے لئے چراغ ہووے یعنے ہمیشہ کی زندگی پانے کی صاف ہدایت ہمکو کرے - جو شخص انجیل کو غور سے پڑھیگا اسکو بیشک و شبہ معلوم ہو جاویگا کہ یہہ بار بار نجات پانے کی ہدایت کرتی ہو جیسا یسعیاہ نبی نے پیشین گوئی کی راہ سے فرمایا ہو کہ ایک شاہ راہ ہوگا - جس سے ایسے ایسے جو بالکل ناواقف ہونگے تاہم منزل مقصود تک پہنچ جاوینگے لیکن قرآن میں کئی ایک طریقے نجات کے رکھے ہیں جو ایک دوسرے سے نہیں ملتا - دیکھو سورة البقر کی آیت - ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصاری والصٰبئین من امن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحاً فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یوں ہو کہ جو لوگ مسلمان ہوئے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابئین جو کوئی یقین لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور کام کیا نیک تو انکو ہو انکی مزدوری اپنے رب کے پاس اور نہ انکو ڈر ہو اور نہ وہ غم کھاوینگے - سورة المائدہ کی تہتر ویں آیت - ان الذین امنوا والذین ھادوا والصابئون والنصرٰی من امن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحاً فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون - یعنے البتہ جو مسلمان ہیں اور جو یہود ہیں اور صابئین اور نصاریٰ جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور عمل کیا نیک نہ اُن پر ڈر ہو نہ وہ غم کھاوینگے - ان آیتوں سے دریافت ہوتا ہو کہ نجات کے لئے تین امر ضروری ہیں - اول خدا پر ایمان لانا - دوم پچھلے دن پر ایمان لانا - سیوم نیکی کرنا اور بس اس سے زیادہ نہیں ہو - پھر جو سورہ عمران کی چوراسویں آیت میں لکھا ہو وہ ان سب کے برخلاف ہو کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منه وھو فی الاخرة من الخسرین - یعنی اور جو کوئی چاہے سوا اسلام کے حکم برداری اور دین کے سو اُس سے ہرگز قبول نہوگا اور وہ آخرت میں خراب ہو فقط - یعنے جو کوئی دین اسلام نہ مانے تو ہر چند خدا اور پچھلے دن پر یقین اور نیک کام کرے لیکن اسکو نجات نہ ملیگی - پھر دیکھئے سورة المائدہ کی تینتالیسویں آیت میں لکھا ہو کہ فمن تاب

من بعد ظلمہٖ واصلح فان اللہ یتوب علیہ ان اللہ غفور رحیم ۔ یعنے پھر جس نے توبہ کی اپنی تقصیر کے پیچھے اور سنوار پکڑی تو اللہ اُسکو معاف کرتا ہو ۔ اِن آیتوں میں نجات کے لئے تین امر ہیں جو آپس میں مختلف ہیں ۔ پہلے سے معلوم ہوتا ہو کہ عیسائی وغیرہ بھی جو نیکی کرینگا نجات پاویگا اور دوسری سے معلوم ہوتا ہو کہ صرف محمدی جو نیکی کرینگے بچینگے اور تیسرے سے یہہ کہ جنھوں نے نیکی نہیں کی وہ توبہ کرنے سے بچینگے اگر کوئی شخص کسی محمدی سے پوچھے کہ حقیقی توبہ کیا ہو تو وہ ضرور یہی کہیگا کہ گناہ کا پھر نکرنا ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر توبہ کے معنی یہہ ہیں تو کوئی اس سے نجات حاصل نہیں کریگا کیونکہ ایسی توبہ کرنی محال ہو ۔ اور اگر محمدیوں سے سوال کیا جاوے کہ نجات کے حاصل کرنے کے لئے نیکی کس قدر چاہئے تو جواب دیتے ہیں کہ پوری نیکی یا جس قدر ہوسکے ۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی پوری نیکی نہیں کر سکتا ہو پھر کس طرح اس سے نجات حاصل ہو سکتی ہو ۔ محمدی اکثر یہہ بھی کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے گناہ کی سزا تو پاویگا لیکن کچھ عرصہ سزا پا کے پیچھے بہشت میں ضرور داخل ہوگا ۔ پھر یہہ بھی کہتے ہیں کہ ایک ایک گناہ کے لئے ہزار ہا برس تکلیف اُٹھانی پڑیگی لیکن جب ہمارے بیشمار گناہ ہیں تو بتاؤ کہ ہمکو کس قدر سزا اُٹھانی پڑیگی اور جب تم ایک لمحہ اپنی انگلی کو آگ میں نہیں رکھہ سکتے تو کس طرح ہزار ہا برس دوزخ کا عذاب برداشت کروگے ۔ اور پھر یہہ بھی یاد کرنا چاہئے کہ گناہ خاص کر کے دل میں ہوتا ہو جیسے بیصبری لالچ دشمنی مغروری وغیرہ اور ایسے گناہ دوزخ میں بھی ہو سکتے ہیں تو اُنکے لئے بھی سزا چاہئے ۔ پس ثابت ہوا جو دوزخ میں جاویگا ہمیشہ وہاں رہیگا +

اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ جس طرح آگ سونے کو صاف کرتی ہو اسیطرح سزا آدمی کو گناہ سے صاف کرتی ہو ۔ مگر یہہ بھاری غلطی ہو ۔ ہمنے کتنی دفعہ دیکھا ہو کہ جس قدر سزا ہوتی ہو اُسیقدر بیصبری دشمنی سختی زیادہ ہوتی ہو اور جب ایک گناہ کے واسطے ہزار ہا برس کی سزا مقرر ہو تو معلوم ہوا کہ گنہگار دوزخ سے کبھی نہ نکلیگا ۔ اکثر محمدی یہہ خیال کرتے ہیں کہ محمد صاحب ہمارے شفیع اور گناہوں کے بخشوانے والے ہونگے ۔ یہہ تعلیم قرآن سے نہیں پاتے ہیں کیونکہ قرآن میں نہیں لکھا ہو کہ محمد صاحب اپنی اُمت کے گناہوں کو بخشوائیگا اور مشہور ہو کہ اُس نے اپنی بیٹی سے کہا کہ تو نہ کہیو میں نبی کی بیٹی ہوں جو تو بچیگی تو اپنے نیک اعمال سے بچیگی ۔ یہہ بات انصاف سے بعید ہو کہ حاکم دو بُرے بھاری مجرموں کو گرفتار کرے اور اُنھیں سے ایک کو رشتہ دار یا اہلکار کی سفارش سے چھوڑ دیوے اور دوسرے مجرم کو جس کی بابت کوئی سفارش نکرے جیلخانہ میں ڈال دیوے بلکہ یہہ سراسر ظلم اور بے انصافی ہو ۔ مگر یہہ بھی قرآن کے برخلاف ہو چنانچہ سورۂ انعام کی پچاسویں آیت میں لکھا ہو کہ الی ربھم لیس لھم من الخ یعنے جمع ہونگے اپنے رب کے پاس اُنکا کوئی نہیں حمایتی اُسکے سوا نہ سفارش والا ۔ اور سورہ محمد کی اکیسویں آیت دیکھو کہ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک یعنے سو تو جان رکھ کہ کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کی ۔ پس جب محمد صاحب کے واسطے یہہ حکم آیا کہ معافی مانگ اپنے گناہوں کی تو وہ ہمارے گناہوں کو کس طرح معاف کراویگا ۔ اور قرآن کی اکثر آیتوں سے ظاہر ہوتا ہو کہ جو شخص خداوند تعالیٰ کے تمام احکاموں کو مانیگا بہشت کا وارث ہوگا ورنہ ہلاکت میں پڑیگا +

محمدیوں میں مشہور ہو کہ ایک بال جیسی باریک پل بہشت کے راہ میں ہو اور وہ تلوار کی دھار جیسی تیز ہو بہشت میں داخل ہونے کے لئے اِس پل پر ضرور چلنا ہوگا یہہ پل خدا کی شرع کی طرف دلالت کرتا ہو جس پر کوئی شخص چل نہیں سکتا کیونکہ ہم سب کمزور گنہگار اور ناپاک ہیں ۔ ہمارے دل بُری بُری خواہشوں سے معمور ہیں اور لالچ تکبر شہوت خود غرضی بیصبری دشمنی غصہ اور اور بُری چیزوں سے بھرے ہوئے ہیں ۔ جب ہمارا یہہ حال ہو تو ہم کس طرح سے نیکی کر سکتے ہیں ۔ جس قدر ہم کوشش کرتے ہیں اُسیقدر ہم اپنی کمزوری سے واقف ہوتے ہیں ۔ نماز پڑھنا خدا کا نام لینا زکوٰۃ دینا حج کرنا کچھ مشکل بات نہیں ہو لیکن حلیم الطبع صابر پاک دل ملایم مزاج رحم دل ہونا خدا کو اپنے سارے دل سے پیار کرنا اپنے پڑوسی کو اپنے جیسا سمجھنا اور اُس کو پیار کرنا اور اُسکے لئے خدا سے دعا مانگنا بہت مشکل اور بڑا محال ہو ۔ جب یہہ حال ہو تو اب بولو ہم کیا کریں اور کس طرح نجات پاویں ۔ اگر ہم اپنی نیکی پر بھروسا رکھیں تو کچھ بن نہیں پڑیگا کیونکہ ہم میں کیا نیکی ہو ۔ یسعیاہ نبی نے کہا ہو کہ ہماری ساری راستبازیاں گندی دھجی کی مانند ہیں ۔ پس ہمکو مناسب ہو کہ ہم سب خدا کے آگے اپنے مُنہہ کے بل گریں اور اقرار کریں کہ ہم سب گنہگار نالایق پلید اور نکمے ہیں اور دعا مانگیں کہ اے خداوند ہم پر رحم کر ۔ سب آدمی بخوبی جانتے ہیں کہ ہم سب تقصیروار ہیں اور اگر خدا ہمارے قصوروں کو معاف نہ کرے تو ہم بیشک دوزخ میں ڈالے جاوینگے ۔ باقی آیندہ

مبارک وے جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنھیں کی ہو +

مراسلات

ظلم اُٹھاکر صبر کرنا

مجھے اتفاقیہ بعلاقہ سیالکوٹ و جموں اتفاق سفر کا ہوا بہت سے آدمی ایسے ظلم رسیدہ ملے جنکی عورات منکوحہ معہ زیورات و بچوں کے نکلکر ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں اپنے یار آشناؤں کے ساتھ چلی گئیں — چونکہ فیمابین ریاستہائے باختیار و سرکار انگریزی کے بابت داد و ستد مجرمان متعدد مقدمات کے واسطہ معاہدہ ہو چکا ہی و بابت مقدمات اغوائے عورت دفعہ ۴۹۸ تعزیرات ہند کے داد و ستد مجرمان نہیں ہی — بنا علیہ جو کسیکی عورت کو لیکر بعلاقہ جموں یا علاقہ جموں سے بعلاقہ انگریزی فرار ہو جاتا ہی پھر وہ گرفتار ہوکر واپس نہیں ہو سکتے — فی الحال بھی اگر پڑتال کی جاوے ہر دو علاقہ مذکور میں ایسے ظلم رسیدہ صدہا موجود ہیں و بعض اہلکاران ریاست سے جو بطور سیج اندر ایں معاملہ گفتگو ہوئی وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی بہ پابندی معاہدہ معذور ہیں — سرکار انگریزی کو جس کا میں رعایا و نمک خوار ہوں جملہ امور سلطنت میں مقدم یہہ مدنظر ہی کہ رعایا کو انصاف ملے اور یہہ بھی امید واثق رکھتا ہوں کہ اگر والیان ریاست ہائے باختیار سے بابت داد و ستد اسامیان ایسے مقدمات کے رائے لی جاوے تو بکمال خوشی فوراً منظور فرماوینگے ایسا ہی حال دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند کا ہی کہ اُس میں بھی داد و ستد مجرمان نہیں ہی اور صریحاً مجرمان دوسرے علاقہ میں مال مسروقہ لئے ہوئے موجود ہیں مگر اُس علاقہ میں گرفتار ہوکر نہیں آسکتے جہاں سے مال چورایا — اِس قدر دوسری کون کرے کہ مدعی گواہاں ثبوت وغیرہ کو لیکر دوسرے علاقہ میں جاوے و پیروی مقدمہ کی کرے پھر بھی انصاف ملے یا نہ ملے کیونکہ ناواقف لوگوں کو یہہ خیال ہی کہ ہر کوئی رئیس اپنی رعایا کی رعایت کرتا ہی اسواسطے کوئی مدعی پیروی کو بھی نہیں جاتا لاچار ظلم اُٹھاکر صبر کرنا پڑتا ہی پس اگر گورنمنٹ کہ جس کا شہرہ داد دہی اظہر الشمس ہی تھوڑی سی توجہہ فرماکر ایکٹ معاہدہ مذکورہ میں ہر دو دفعات درج کرانے کو تحریک فرماویں تو صدہا ظلم رسیدہ کو انصاف ملے و انصاف ملا کرے — آیندہ مختار — بررسولاں بلاغ باشد وبس — راقم عبد الواحد ڈپٹی انسپکٹر پولیس لودیانہ

نور افشاں مضمون مندرجہ بالا سے ہم بھی اتفاق کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ گورنمنٹ اسپر ضرور توجہہ فرماویگی

بقیہ دعوی بشارات آیہ نسبت محمد صاحب توریت و انجیل میں

بشارت دوم قایم کریگا تیرا معبود موجود تیرے لئے نبی تجھہ میں سے تیرے بھائیوں میں سے مجھہ سا اُسکو مانیو اُنکے بھائیوں سے نبی تیرا سا قایم کروں گا اور اپنا کلام اُس کے مُنہہ میں دوں گا اور جو کچھہ میں اُس سے کہوں گا وہ اُن سے کہہ دے گا توریت کتاب پنجم باب ۱۹-۱۵ و ۱۸ اڈیٹر تہذیب الاخلاق کے مدعی ہیں کہ اِن آیتوں میں محمد صاحب کے مبعوث ہونے کی ایسی صاف اور ایسی مستحکم بشارت ہی جس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا خدا نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ایک نبی مثل موسیٰ کے مبعوث کروں گا اور کچھہ شبہ نہیں ہوسکتا کہ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسمٰعیل ہیں اور بنی اسمعیل میں بجز محمد صاحب کے اور کوئی نبی نہیں ہوا اور اِس سے صاف ثابت ہوگیا کہ یہہ بشارت ہمارے ہی جناب محمد صاحب کی تھی — یہہ دعویٰ کچھہ نیا نہیں ہوا بلکہ اکثر علماء اسلام اِسی قبیل سے کہتے اور لکھتے چلے آئے ہیں اور وہ ہی سمجھتے ہیں کہ یہہ انکا ایک حصن حصین ہی جس میں سے کسی طرح انکو نکالنا ممکن نہیں اور اِس کے جواب میں بھی بہت کچھہ تصنیف ہوا خصوصاً مولوی عماد الدین اور پادری ہوپٹن صاحب کی قلم کے وسیلے سے جو چاہے اُنکی کتابوں کو مطالعہ کرے متعصب اور ناواقف کاروں سے جب اِس قسم کا دعویٰ ظہور میں آتا ہی تو تعجب کا مقام اور موقع نہیں ہوا کرتا مگر اڈیٹر صاحب چونکہ ازبس منصف مزاج اور بڑے درجے کے محقق ہیں اور دلایل کو باہم مقابل کرنے کے عادی تو اُن سے ایسا دعویٰ کہ اِس میں صاف اور مستحکم بشارت محمد صاحب کی ہی باعث کمال حیرت اور تعجب کا ہوا میں دعویٰ کرتا ہوں کہ اُن کا دعویٰ محض غلط اور بادر ہوا ہی اور اُن کی تقریر سے ثبوت کو نہیں پہنچا اور اُن کی تقریر میں چند خطائیں فاحش ہیں جنکی میں پہلے نظر ثانی کرکے پیچھے اُن کے دعوے کی بے بنیادی ظاہر کرکے دکھلاؤنگا

خطا اول یہودی اور عیسائی دونوں اسبات کو تسلیم و پذیرا کرتے ہیں کہ انبیا بنی اسرائیل پر سوائے احکام عشرہ موسیٰ کے جو وحی آتی تھی اُس کے لفظ وہی نہیں ہیں جو توریت و زبور و صحف انبیا میں لکھے ہوئے ہیں بلکہ انبیا کو صرف مطلب القا ہوا کرتا تھا اور پھر وہ اُس کو اپنی زبان و محاورہ میں لوگوں کے سامنے بیان کرتے تھے — یہہ بیان اِن کا بالکل غلط اور قابل سماعت نہیں خبر نہیں یہہ کہاں سے اُنھوں نے

پایا جس کی کچھ اصل نہیں برخلاف اس کے بڑے حصہ عیسائی جماعت کا عقیدہ یہہ ہی کہ کل بائبل کا لفظ بلفظ انہیں لفظوں میں نبیوں اور رسولوں پر الہام ہوا اور انہوں نے انہیں لفظوں کو بعینہ کہہ سنایا بعضوں کا عقیدہ یہہ ہی کہ بائبل کے الہام کی قسمیں دو ہیں ایک لفظ بلفظ جس طرح روح القدس سے انکو پہنچا وہ ایسے مقام میں سمجھے گئے جہاں نبیوں نے فرمایا خداوند یوں فرماتا ہی خدا یوں حکم دیتا ہی دوسرا مطالب اور معانی جس کو مصنفوں میں اپنی زبان اور الفاظ سے تعبیر کیا لیکن کوئی عالم عیسائی جماعت میں ایسا نہیں ہوا کہ وہ اوڈیٹر صاحب کے بیان کے مطابق عقیدہ رکھتا ہو یہہ میرا ہی خیال نہیں اور نہ صرف واسطے نقض کلام خصم کے لکھتا ہوں بلکہ انجیل میں اسی طور مرقوم ہوا دیکھو دوسرا نامہ پطرس باب اول — ۲۱ ثبوت کی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ خدا کے مقدس لوگ روح قدس کے بولائے بولتے تھے — پھر پہلا نامہ پولوس کا قرنتیوں کو باب ۲ — ۱۳ یہہ چیزیں ہم انسان کی حکمت کی سکھائی ہوئی باتوں سے نہیں بلکہ روح قدس کی سکھائی ہوئی باتوں سے بیان کرتے ہیں — باب جس لفظ کا ترجمہ کیا ہی وہ دراصل الفاظ ہی پطرس کا پہلا خط پہلا باب — ۱۰ و ۱۱ — آیت سے بھی یہہ بات ظاہر ہوتی ہی ان آیتوں میں یہہ لکھا ہی اسی نجات کی بابت ان نبیوں نے تلاش اور تحقیق کی جنھوں نے اس نعمت کی پیشین گوئی کی جو تم پر ظاہر ہونے کو تھی وے اس کی تحقیق میں تھے کہ مسیح کی روح جو ان میں تھی جب مسیح کے دکھوں کی اور اس کے بعد اس کے جلال کی گواہی دیتی تھی کس وقت اور کس طرح کے زمانہ کا بیان کرتی تھی — اس جگہہ بیان ہی کہ روح القدس مسیح کے دنوں کے نبیوں کی معرفت گواہی دیتی تھی اور اس گواہی کو نبیوں نے تالیف کیا اور بعد تالیف کے وے خود بھی نہیں سمجھے تھے کہ روح کس طرح کے زمانہ اور کس طرح کے وقت کا بیان کرتی تھی کیونکہ پیشین گوئیاں اسی عبارت اور الفاظ میں تعبیر ہوا کرتی تھیں جو روح قدس انکو تعلیم کیا کرتی تھی خود نبیوں کے کلام کی عبارت کو اگر کوئی غور سے ملاحظہ کرے تو اس کو جگہہ جگہہ سے یہہ بات ثابت ہو جاوے کہ کلام ثبوت انھیں الفاظ سے تعبیر ہوئی جنکو خدا نے ان پر ظاہر کیا اسی سبب سے کل بائبل کو کلام اللہ کہا گیا

دوسری خطا کہ بنی اسرائیل میں کوئی نبی حضرت موسیٰ جیسا پیدا نہیں ہوا کیونکہ حضرت عزرا پیغمبر نے جب توریت کو بعد قید بابل کے تحریر فرمایا تو اس میں یہہ لکھا ہی کہ اور پھر قایم نہ ہوا کوئی نبی بنی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند جس نے پہچانا اللہ کو رو برو — یہہ بیان دعوی ان کا غلط ہی اور جو دلیل لائے وہ بے محل اور سراسر بیجا کیونکہ خداوند یسوع مسیح نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا میں تم سے کہتا ہوں کہ ان میں سے جو عورتوں سے پیدا ہوئے یوحنا بپتسما دینے والے سے کوئی نبی بڑا نہیں لیکن جو کوئی خدا کی بادشاہی میں چھوٹا ہی اس سے بھی بڑا ہی لوقا کی انجیل کا ۷ باب — ۲۸ وجہہ غلط یہہ ہی کہ اس کا کچھ ثبوت نہیں کہ یہہ آیت کہ قایم نہیں ہوا کوئی نبی بنی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند آہ عزرا نبی سے مرقوم ہوئی اور اگر فرض کرو کہ عزرا ہی اس کے قایل ہیں تو اس کی شہادت سے صرف اسی قدر ثابت ہوگا کہ بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ کی مانند اس کے قایل عزرا تک قایم نہیں ہوا جو کہ حضرت مسیح کے پانچ سو برس کے قریب پیشتر پیدا ہوئے تھے تو یہہ استدلال صحیح نہ ہوا

تیسری خطا عیسائی مصنفوں نے بھی یہہ بات تسلیم کی ہی کہ حضرت محمد مثل حضرت موسیٰ کے تھے مثلاً مسٹر ریناں نے حضرت عیسیٰ کے حالات زندگی کے بیان میں لکھا ہی آہ یہہ قول کہ عیسائی مصنفوں نے تسلیم کیا ہی کہ حضرت محمد مثل حضرت موسیٰ کے تھے بالکل جھوٹ اور خلاف واقع ہی کہیں کسی منصف عیسائی نے ایسا نہیں کیا ریناں صاحب کی نظر دکھلانی دروغ باقی اور رات کو دن بتانا ہی صاحب مذکور عیسائی دین سے منکر اور ملحد محض ہیں تینوں کتب مصنفہ ان کی جو دین عیسوی کے بطلان میں لکھکر یادگار چھوڑیں اور یورپ میں ان کا چرچا ہو رہا ہی اس مقال پر گواہی دے رہی ہیں یوں تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ بہت سے منصف مزاج اہل اسلام اقرار کرتے ہیں کہ محمد صاحب میں کسی طرح کی فضیلت نہ تھی اور نہ شرف رسالت جیسا لامذہبوں کی زبان سے جابجا سننے میں آیا ریناں صاحب ایک مشہور لامذہب فرانس کا ہی ان کی شہادت پیش کر کے کہنا کہ یہہ منصف مزاج عیسائی کا قول ہی سخت مغالطہ اور دھوکھہ دہی ہی میں اپنے قول کا بیان تہذیب الاخلاق کے پرچہ میں دیکھنے کی امید بھی نہیں رکھتا تھا اور لایق اس کے تھا کہ منشور محمدی وغیرہ مطابع میں مطبوع ہوا ہوتا نہ کہ تہذیب الاخلاق میں اور دوسرے نظر کو اثرلی ریویو کی جو دی گئی یہہ بھی باعث اضلال عوام ہی

باقی آیندہ



اخبارات ملکی وولایتی

الہ آباد کا طوفان دہلی گزٹ انگریزی نمبر ۱۸۴ سے دریافت ہوتا ہو کہ ۳- اگست کو الہ آباد میں گنگا اور جمنا بہت جلد چڑھ آئی اور جمنا نے یہہ طغیانی کی کہ بردوا گھاٹ کے اوپر کو پانی بھر گیا - کرہ گنج اور سوتی گنج بہہ گئے تھوڑے باشندے بچ کر شہر میں پناہ گزین ہوئے پانی ریلوی پل کے کناروں سے بھی اونچا چڑہ گیا اُسی وقت فوجوں نے بند لگایا پھر بھی نقصان جان ومال اور تکلیف کا خوف رہا - گنگا بھی چڑہ آئی لیکن ابھی زمین سے کچھہ نیچی ہو اکبر کا جنداس میں ہو - دونوں دریا چڑہتے جاتے ہیں - حاکم بڑی تن دہی کے ساتھہ اُن کی روک تمام میں مصروف ہیں - وجہ اِس طغیانی کی ظاہراً یہہ معلوم ہوتی ہو کہ الہ آباد میں تین دریا شامل ہو گئے ہیں اور اب جو وہاں کئی دن برابر بارش ہوئی اور ہوا تند چلی تو پانی اُبل آیا آس پاس کے خام مکانوں اور سوداگروں کی دُکانوں کو نقصان پہنچا یہاں تک کہ دو دو جانس اونچی دُکانیں ڈوب گئیں - جمنا کے پُل پر ایک لکڑی علامت شناخت کی لگی ہوئی ہو اِس طغیانی سے اُس کے نمبر ۱۶ تک پانی آچکا ہو اگر دو نمبر پانی اور چڑہ آئے گا تو خوف تمام شہر میں پانی کے پھیل جانے کا ہو اور عجب نہیں کہ اِس سے شہر کے اکثر حصے ڈوب جائیں - خدا اپنا فضل وکرم رکھے - ہمارے نزدیک ایسے خوفناک مقام میں ممالک مغربی وشمالی کا دارالخلافہ نہ رہنا چاہئے عوض اِس کے آگرہ مناسب مقام ہو ٭

طوفان انڈس ایک انگریزی اخبار راوی ہو کہ اِن دنوں جنوب کی طرف امریکا کے نہایت سخت طوفان آیا - انڈس دریا بہ کثرت چڑہ گیا ۷ شہروں کی آبادی جو ۱۶ ہزار سے ۵ ہزار تک تھی کم وبیش برباد ہو گئی بعض شہروں میں تھوڑے گھر بچے ایک شہر بھی بچ رہا ٭

فورموسا پر چین کا غلبہ کہتے ہیں کہ چین کی فوج فورموسا پر روز بروز فتح حاصل کرتی جاتی ہو ۲۰ تاریخ مسمی چنگ جنرل شاہ چین نے ۲ ہزار سپاہیوں کی کمان لیکر چیلو نگ کا کی طرف کوچ کیا اور وحشی قوم سیتو پر فتح پائی - صبح کے وقت جنرل چنگ نے ۴ ہزار سپاہیوں کو ہمراہ لیکر اُس مضبوط جگہ پر جہاں اُس وحشی قوم کے دو ہزار آدمیوں نے قبضہ پا رکھا تھا حملہ کیا تھوڑی دیر تک لڑائی رہی انجام کار وہ وحشی قوم شکست کھا کر پہاڑوں میں بھاگ گئی ۲ سو آدمی اُس قوم کے مارے گئے ۱۰ قید ہوئے غرض وحشی قوم نے اُس جگہ کو خالی کر دیا شاہ چین کی سپاہ وہاں قابض ہو گئی اور دمدمہ لڑائی کا بنا لیا چین کی طرف کے تھوڑے سپاہی مقتول ومجروح ہوئے - وحشی قوم کے جتنے آدمی مقید ہوئے تھے وہ اول چیٹن کے میدان میں پہنچائے گئے پھر سمندر کے کنارے پر سر اُن کے تراشے گئے - اگرچہ وہ قوم جس سے چین کی فوج لڑتی وحشی ہو مگر چینیوں کی یہہ حرکت کہ قیدیوں کو بے دریغ تہ تیغ کھینچا اُن وحشیوں سے بھی زیادہ ہو - خدا حکومت کے ساتھہ رحم دلی بھی دے ورنہ آدمی درندے سے بدتر ہو ٭

ملہر راؤ کی تبدیلی ملہر راؤ سابق مہاراجہ بڑودہ جو ریاست سے خارج ہو کر مدراس بھیجا گیا تھا اب اخبار انڈین اسٹیٹسمین لکھتا ہو کہ ملہر راؤ مدراس سے کراچی کو روانہ کیا گیا صاحب اخبار کے نزدیک اگرچہ یہہ خبر صحیح اور ٹھیک ہو اور اُس کی حرکات وسکنات سے قرینہ بھی اسبات پر جتا ہو کہ درست ہو لیکن تاوقتیکہ ہم اِس کی تصدیق مفرح القلوب کراچی میں نہ دیکھیں گے قابل اعتبار نہ سمجھیں گے ٭

لکھنؤ کئی روز سے دن رات ایسی کثرت سے بارش ہوتی ہو کہ لوگ گھبرا گئے ہیں اکثر کاروبار دنیوی کا ہرج ہو دُکان بھی گرے پڑتے ہیں بعض بعض محلوں کے آدمی گھبرا کر دوسری طرف چل دئے - خدا کرے اب کھل جاوے ٭

امرت سر وجالندہر ریلوی لین آج کل کثرت بارش باران کے سبب امرت سر وجالندہر کے مابین آمد ورفت ریلوے کی ملتوی ہو - کئی جگہ سے سڑک ریلوے ٹوٹ گئی ہو اور چھوٹے موٹے پُل بھی نکمے ہو رہے ہیں اکثر جگہوں میں کمر تک پانی کھڑا ہو - چنانچہ ۹ و ۱۰ و ۱۱ - ماہ حال کو جالندہر کی طرف سے ریل نہیں آئی اور نہ کچھہ عرصہ تک آنے کی امید ہو بارش کیا ہو قیامت کے آثار اور نوح کے طوفان کی علامتیں ہیں - مگر صاحب پوسٹماسٹر بہادر امرت سر نے بیدار مغزی سے چٹھیوں کی ڈاک کا انتظام بطور خود کر لیا ہو جس سے چٹھیوں وغیرہ کی عدم رسی سے کسی طرح کا ہرج واقع نہیں ہوتا ٭

بنارس دریائے گنگ میں بہت بڑی طغیانی ہو

ہی تک بڑھتی جاتی ہی - بہت سی سڑکوں پر پانی آگیا ہی اور خام مکانات روز بروز منہدم ہوتے جاتے ہیں ٭

کثرت بارش بارش کے سبب درمیان کالکا اور شملہ کے راستہ بند ہی

فارین آفس چند روز کا عرصہ ہوا کہ بعض شخصوں نے فارین آفس کی بعض رپورٹ خط و کتابت کو کلکتہ کے اخبار انگلش مین کے پاس بھیجنے کا قصد کیا تھا چنانچہ اس کی نسبت صاحب ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں تحقیقات ہو رہی تھی اب خبر تار برقی آمد شملہ سے واضح ہوا کہ اُس تحقیقات کی وجہ سے سرکاری چھاپہ خانہ کے ملازموں کے نام پچاس سمن جاری کئے گئے ہیں - ایک پولیس انسپکٹر نے ایک پاکٹ کو بھی پکڑ لیا جو ڈاک خانہ کو جاتی تھی فارین آفس میں بھی اِس امر کے دریافت کرنے کے واسطے تحقیقات ہو رہی ہی کہ دفتر مذکور کے اہلکار اِس جرم میں کس قدر شامل ہیں ٭

چنار گڈہ ڈوب گیا یہاں کا حال کثیر الاختلال یہہ ہی کہ بوجہ طغیانی دریائے گنگ اور ندی جرگو کے بالکل تمام شہر میں پانی ہی پانی بھر گیا ہی خلایق مصیبت میں مبتلا ہی مال و اسباب کا نکلنا تو درکنار جان کے لالے پڑ رہے ہیں کیونکہ چار طرف سے پانی نے گھیر رکھا ہی تین حصہ تو چنار گڈہ غرقاب ہو چکا ہی آیندہ دیکھئے کیا منظور خدا ہی جب گورے بارگ میں سیلاب آگیا تو گورے بھاگ کر قلعہ میں چلے گئے مگر مال و اسباب جملہ تلف ہو گیا اب اِس شہر سے دوسرے شہر کو جانا بھی دشوار ہی اِس طوفان بے پایان سے خدا ہی بچائے ٭

نکمی رسم اخبار بنگلور اسپکٹیٹر اپنے کارسپانڈنٹ کے حوالہ سے خبر دیتا ہی کہ اضلاع بنگلور اور کولار میں ہندوستانی قوم موسوم مارسود کلنگار یہہ نہایت نکمی رسم شادیوں میں خفیہ ادا کرتی ہی کہ جب اُس قوم میں سے کسی کے فرزند ارجمند کی شادی ہوتی ہی تو دلہن بخت بلند کی دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں جوڑ پر سے جبراً سنار کی معرفت کٹوائی جاتی ہیں اور فوراً اُن خون آلودہ پوروں کو گرم تیل میں تل لیتے ہیں - صاحب اخبار رائے دیتے ہیں کہ اس خراب دستور کا بالکل انسداد ہونا چاہئے واقعی اِس نکمی رسم کا بند ہونا مناسب ہی معلوم ہوتا ہی کہ اِس قوم کے مرد بڑے نادان ہیں جو عورتوں کو باوصف تفویض امورات خانہ داری کے انگلیاں تراش کر نکما کر دیتے ہیں ہماری صلاح ہی کہ گورنمنٹ اِس قوم کو ہدایت کرے کہ وہ عوض کاٹنے انگلیوں کے ناخن ترشوا دیا کرے تاکہ اُن کی مذہبی رسم بھی ادا ہو اور مستورات بھی کاروبار خانہ داری میں اپاہج نہ ہونے پائیں

سکہ چاندی کا سکہ قریب ٦ لاکھ کے انگلنڈ سے کلکتہ میں آیا ہی

دیوان اندور ڈپٹی کلکٹر مدارس کا بجائے سرمادہو راؤ کے دو ہزار روپیہ ماہوار کی تنخواہ پر دیوان ریاست اندور مقرر ہوا -

کونسل گورنر جنرل ہند شملے میں ٥- اگست ١٨٧٥ء کو نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے ہند کی کونسل منعقد ہوئی - قانون پرمٹ کا جس میں محصول کی بابت ترمیم ہوئی تھی پاس ہوا - تمام بیرونجات کی چیزوں پر محصول موقوف ہو گیا صرف نیل - دھان چاول پر رہا - عام نرخ جہازی محصول کا ساڑھے سات روپیہ فیصدی سے پانچ روپیہ فی صدی تک کم کر دیا گیا

لودیانہ ١٢- اگست سے ١٤ تک خوب بارش ہوتی رہی - مگر جمعہ کے بعد ٣ بجے کے ایسا موسل دہار پانی پڑا کہ اگر تھوڑی دیر اور پڑتا تو بہت سے مکانات سر بسجود ہو جاتے - یہاں خدا کا فضل ہر طرح سے شامل حال ہی -

ایک خط آج امرت سے آیا جس سے معلوم ہوا کہ تین ہزار مکانات اب تک منہدم ہو چکے ہیں اور بہت جانیں تلف ہوئیں -

١٤ تاریخ جو ریل لودیانہ سے روانہ ہوئی بیاس پر جا کر مسافروں کو اطلاع دی کہ امرت سر یا لاہور ریل نہیں جا سکتی ہی یہاں ٹھہرو خواہ واپس چلو - بہت سے کام والوں کا ہرج کار ہوا یقین ہی کہ تار پر خبر بروقت پہنچتی رہی ہوگی مسافروں کو لودیانہ میں اطلاع نہیں دی چنانچہ ہمارا ایک آدمی کار ضروری کیواسطے امرت سر جانے کے لئے ریل میں سوار ہوا پھر بیاس پر سے واپس آیا مسافروں پر اتنی مہربانی تو ضرور کری کہ واپسی کا کرایہ نہیں لیا -

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مسٹر ایچ ایسٹ جی مگر صاحب قایم مقام مہتمم بندوبست دیرہ اسمعیل خاں کو ٩٢ دن کی رخصت - مسٹر اے ایف بی ہارکورٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر جالندہر کو ٢- اگست سے ٢١ دن کی رخصت ملی - مسٹر ایچ سی فنشا صاحب اسسٹنٹ کمشنر فیروز پور سے ضلع روہتک کو تبدیل ہوئے - مسٹر جی ڈبلیو ریواز صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع فیروز پور میں تعینات کئے گئے -

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا